

صلی اللہ علیہ وسلم پڑھنے کے فوائد اور برکات

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا۔ (الاحزاب: 57)

یقیناً اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم بھی اس پر درود اور خوب خوب سلام بھیجو۔

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا

نام اُس کا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے

سب پاک ہیں پیمر اک دوسرے سے بہتر

لیک از خدائے برتر خیر الوریٰ یہی ہے

معزز سامعین! میری آج کی تقریر کا عنوان ہے صلی اللہ علیہ وسلم۔ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مختصر دعا ہے، جو مسلمان اللہ کے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ان کے نام کے ساتھ ان کے اعلیٰ ترین درجے پر پہنچنے کے لیے اللہ سے کرتے ہیں۔ اس دعا کو درود کہا جاتا ہے اور اس کو لازمی طور پر نام محمد کے ساتھ لکھا اور پڑھا جاتا ہے۔ قرآن کریم کی کئی آیات ہیں جن میں 'مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ يَا مُحَمَّدُ' (صلی اللہ علیہ وسلم) کا نام مبارک آیا ہے مثلاً۔ محمد نہیں ہے مگر ایک رسول۔ یقیناً اس سے پہلے رسول گزر چکے ہیں۔ پس کیا اگر یہ بھی وفات پا جائے یا قتل ہو جائے تو تم اپنی ایڑیوں کے بل پھر جاؤ گے؟ اور جو بھی اپنی ایڑیوں کے بل پھر جائے گا تو وہ ہرگز اللہ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے گا اور اللہ یقیناً شکر گزاروں کو جزا دے گا۔ (آل عمران: 145) پھر ذکر ہے کہ محمد تمہارے (جیسے) مردوں میں سے کسی کا باپ نہیں بلکہ وہ اللہ کا رسول ہے اور سب نبیوں کا خاتم ہے اور اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھنے والا ہے۔ (الاحزاب: 41)، پھر اللہ تعالیٰ قرآن میں حضرت محمد کا ذکر یوں کرتا ہے کہ وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال، بجالائے اور اس پر ایمان لائے جو محمد پر اتارا گیا اور وہی ان کے رب کی طرف سے کامل سچائی ہے، اُن کے عیوب کو وہ دور کر دے گا اور ان کا حال درست کر دے گا۔ (محمد: 3)

حضرت کعب بن عجرہ بیان فرماتے ہیں:

ہم لوگوں نے (ایک دفعہ) حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم آپ لوگوں یعنی آپ کے گھر کے ساتھ تعلق رکھنے والے تمام لوگوں پر درود کس طرح بھیجا کریں۔ سلام بھیجنے کا طریق تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتا دیا ہے (مگر درود بھیجنے کا طریق ہم نہیں جانتے)۔ آپ نے فرمایا یوں کہا کرو:

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ

اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ

(صحیح بخاری کتاب احادیث الانبیاء حدیث نمبر 3370)

سامعین! خاکسار نے ابتداء میں جو آیت تلاوت کی ہے اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلاۃ و سلام دونوں بھیجنے کا حکم دیا ہے اور صلی اللہ علیہ وسلم میں صلاۃ و سلام دونوں جمع ہیں۔ تمام صحابہ جب بھی کوئی حدیث بیان کرتے تھے تو قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہہ کر شروع کرتے تھے۔

جیسے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں :

حَطَبْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَرَأَ، فَلَمَّا مَرَّ بِالسُّجْدَةِ، نَزَلَ فَسَجَدَ، وَسَجَدْنَا

(صحیح ابن خزیمہ للالبانی: 1795)

یعنی ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں وعظ فرمایا اور سورہ ص کی تلاوت کی، جب آپ سجدہ پر پہنچے تو آپ نیچے اترے اور سجدہ کیا اور ہم لوگوں نے بھی سجدہ کیا۔

سینکڑوں احادیث میں ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جن سے بالکل واضح ہے کہ صحابہ کرامؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام آنے پر صلی اللہ علیہ وسلم کہا کرتے تھے۔ حضرت ابن مسعود (رضی اللہ عنہ) کی روایت ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: قیامت کے دن مجھ سے سب سے زیادہ قریب وہ ہو گا جو مجھ پر سب سے زیادہ درود پڑھتا ہو گا۔

(جامع الترمذی فضائل صلوة)

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو مجھ پر ایک بار درود بھیجے گا اللہ اس پر دس بار رحمت فرمائے گا۔ حضرت ابو طلحہ راوی ہیں کہ ایک روز رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) تشریف لائے، اس وقت حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کے چہرہ پر شگفتگی تھی۔ فرمایا: مجھ سے جبرئیل (علیہ السلام) نے آکر کہا آپ کا رب فرماتا ہے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا تم اس بات پر خوش نہ ہو گے کہ تمہاری امت میں سے جو کوئی تم پر درود پڑھے گا، میں اس پر دس رحمتیں نازل کروں گا اور تمہاری امت میں سے جو کوئی آپ پر سلام پڑھے گا، میں دس بار اس پر سلامتی نازل کروں گا۔

(سنن النسائی، ودارمی)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے احباب سے کہا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو تو بہت اچھی طرح سے بھیجا کرو۔ تمہیں کیا معلوم کہ ہو سکتا ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور پیش کیا جاتا ہو۔ راوی کہتا ہے کہ سامعین نے ان سے کہا آپ ہمیں اس کا طریقہ بتائیں۔ انہوں نے کہا یوں کہا کرو۔ اے اللہ! اپنی جناب سے درود بھیج، رحمت اور برکات نازل فرما، سید المرسلین اور متقیوں کے امام اور خاتم النبیین، محمد اپنے بندے اور اپنے رسول پر جو ہر نیکی کے میدان کے پیشوا اور ہر نیکی کی طرف لے جانے والے ہیں اور رسول رحمت ہیں۔ اے اللہ! تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے مقام پر فائز فرما جس پر پہلے اور پچھلے سب رشک کریں۔ (پھر اس کے بعد مسنون درود پڑھا)

(سنن ابن ماجہ، کتاب اقامة الصلوة والسنة فیہا باب الصلوة علی النبی)

ایک روایت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ایک کج خلقی اور بد اعتباری کی بات ہے کہ ایک شخص کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

(کنز العمال جلد 1 کتاب الاذکار قسم الاقوال الباب السادس فی الصلوة علیہ وعلی الہ 2153)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”درود شریف جو حصول استقامت کا ایک زبردست ذریعہ ہے بکثرت پڑھو مگر نہ رسم اور عادت کے طور پر بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن اور احسان کو مد نظر رکھ کر اور آپ کے مدارج اور مراتب کی ترقی کے لئے اور آپ کی کامیابیوں کے واسطے۔ اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ قبولیت دعا کا شیریں اور لذیذ پھل تم کو ملے گا۔“

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 38 جدید ایڈیشن)

پھر حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

”ایک رات اس عاجز نے اس کثرت سے درود شریف پڑھا کہ دل و جان اس سے معطر ہو گیا۔ اسی رات خواب میں دیکھا کہ فرشتے آپ زلال کی شکل پر نور کی مشکیں اس عاجز کے مکان میں لیے آتے ہیں اور ایک نے اُن سے کہا کہ یہ وہی برکات ہیں جو تُو نے محمد کی طرف بھیجی تھیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔“

(براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد اول صفحہ 576)

آپ علیہ السلام نے فرمایا:

”جو اللہ تعالیٰ کا فیض اور فضل حاصل کرنا چاہتا ہے اس کو لازم ہے کہ وہ کثرت سے درود پڑھے تاکہ اس فیض میں حرکت پیدا ہو۔“

(الحکم 28 فروری 1903ء)

سامعین! حضرت خلیفۃ المسیح الاولؑ درود شریف کے پڑھنے کے فائدے بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

”درود شریف کے پڑھنے سے مومن کو چار فائدے حاصل ہو سکتے ہیں۔

1- خدا تعالیٰ کی عظمت اور جلال کا نقشہ آنکھوں کے سامنے آجائے گا کیونکہ وہ ایک ایسی بلند شان والی قادر اور توانا ہستی ہے کہ سب کے سب انبیاء رسول اور دیگر اولوالعزم ہر وقت اس کے محتاج ہیں۔

2- خدا تعالیٰ کا کمال غناء ظاہر ہو گا کہ سارا جہان اس سے سوال کرتا رہے مگر اس کے خزانے ختم نہیں ہو سکتے اور جتنا ہے اس سے بھی بدرجہا بڑھ کر دینے کے لئے اس کے پاس موجود ہے۔

3- اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت یہ اعتقاد پختہ ہو جائے گا کہ وہ خدا کا محتاج ہے اور ہر آن میں محتاج ہے۔ خدائی کے مرتبہ پر نہیں پہنچا اور نہ پہنچے گا بلکہ عبد کا عبد ہی ہے اور عبد ہی رہے گا اور خدا تعالیٰ کا فیضان ان پر ہمیشہ ہوتا رہتا ہے اور ہوتا رہے گا۔

4- درود شریف کے پڑھنے والا اس ذریعہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس ترقی میں شریک رہے گا۔“

(ارشادات نور جلد اول صفحہ 347-348)

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ درود کو درد دل کے ساتھ پڑھنے کے بارے میں فرماتے ہیں:

”درود بھی درد سے ہی نکلا ہوا ہے یعنی خاص درد سوز و گداز اور رقت سے خدا کے حضور التجا کرنی کہ اے مولا! تو ہی ہماری طرف سے خاص خاص انعامات اور مدارج آنحضرت کو عطا کر۔ ہم کر ہی کیا سکتے ہیں اور کس طرح سے آپ کے احسانات کا بدلہ دے سکتے ہیں۔ بجز اس کے کہ تیرے ہی حضور میں التجا کریں کہ تو ہی آپ کو ان سچی محنتوں اور جانفشانیوں کا سچا بدلہ جو تو نے آپ کے واسطے مقرر فرما رکھا ہے اور وعدہ کر رکھا ہے، وہ آپ کو عطا فرما۔ انسان جب اس خاص رقت اور حضور قلب اور تڑپ سے گداز ہو کر آپ کے واسطے دعائیں کرتا ہے تو آنحضرت کے مدارج میں ترقی ہوتی ہے اور خاص رحمت کا نزول ہوتا ہے اور پھر اس دعا گو درود خواں کے واسطے بھی اوپر سے رحمت کا نزول ہوتا ہے اور ایک درود کے بدلے دس گنا اجر اسے دیا جاتا ہے۔ کیونکہ آنحضرت کی روح اس درود خواں اور آپ کی ترقی مدارج کے خواہاں سے خوش ہوتی ہے اور اس خوشی کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ اس کو دس گنا اجر عطا کیا جاتا ہے۔ انبیاء کسی کا احسان اپنے ذمے نہیں رکھتے۔ فقط۔“

(الحکم جلد 12 نمبر 20-24 اپریل 1908ء صفحہ 4)

سامعین! حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ درود کی برکات کے متعلق فرماتے ہیں:

”قرآن کریم نے حکم دیا ہے کہ جب کسی مسلمان کو کوئی تحفہ دیا جائے تو وہ اس سے اچھا نہیں تو ویسا ہی تحفہ دے اور جب ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ اسے آپ کے پاس پہنچاتا ہے تو آپ دعا کرتے دعا کرتے ہوں گے کہ خدا یا! اس بندے کو بھی وسیلہ اور فضیلت عطا فرما۔ اسی طرح جب درود آپ کی خدمت میں پیش ہوتا ہو گا تو آپ دعا فرماتے ہوں گے کہ خدا یا! اس شخص کے گھر کو بھی برکت سے بھر دے اور ان کے طفیل انسان ان ہزاروں آفات سے محفوظ رہتا ہے۔“

(خطبات محمود جلد 20 صفحہ 605)

حضور نے احباب جماعت کو دن میں کم از کم بارہ مرتبہ درود شریف پڑھنے کی تلقین فرمائی تھی اور ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ

”درود پڑھنے کے یہ معنی نہیں کہ انسان محض درود کے الفاظ اپنی زبان سے دہراتا جائے بلکہ اُسے چاہیے درود سمجھ کر پڑھے۔ یہ نہیں کہ خالی منہ سے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کہہ دیا جائے بلکہ جب انسان اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کہے تو اسے پتہ ہو کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ اے خدا! تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت نازل فرما، آپ کے درجات کو بلند کر، آپ کی تعلیم کو دنیا میں پھیلا، آپ کا نور دنیا میں روشن کر اور آپ جس کام کے لیے دنیا میں بھیجے گئے ہیں اُس میں آپ کو کامیاب فرما۔ تاکہ ساری دنیا آپ کے جھنڈے کے نیچے آجائے، ساری دنیا صداقت کو قبول کر لے اور ساری دنیا آپ کی غلامی کو اختیار کر لے۔ جب کوئی شخص اس درود سے درود

پڑھے گا کہ دنیا کو آپ کے ذریعہ سے ہدایت حاصل ہو اور آپ کا لایا ہوا نور وہ قبول کر لے تو یہ لازمی بات ہے کہ خدا تعالیٰ اس شخص کو بھی اس امر کی توفیق عطا فرمادے گا کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے انوار کو پھیلانے میں حصہ لے اور آپ کے احکام کی دنیا میں اشاعت کرے۔“

(خطبات محمود جلد 25 صفحہ 344-345)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ صرف منہ سے درود پڑھ لینا ہی کافی نہیں۔

” اگر کوئی شخص مثلاً دس ہزار دفعہ درود پڑھتا ہے۔ لیکن اس میں اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے لئے اُسوہ حسنہ نہیں بنایا۔ تو اس درود پڑھنے کا اسے کچھ فائدہ حاصل نہیں ہوگا۔ جب ہم درود پڑھیں تو ہمیں چاہیے کہ اس نیت سے پڑھیں کہ اے خدا! تُو نے دنیا میں ہمارے لئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک نہایت ہی اعلیٰ نمونہ بنایا ہے اور تُو نے اسے اس لئے نمونہ بنایا ہے تاکہ ہم اس کی پیروی کریں اس کے نمونہ پر چل کر اس کے اخلاق اپنے اندر پیدا کریں اور اس کے رنگ سے رنگین ہوں تو ایسا درد ہمیں فائدہ دے گا۔ لیکن اگر کوئی شخص کہتا ہے کہ میں درود تو پڑھتا ہوں لیکن میں آپ کے نمونہ کی پیروی کرنا نہیں چاہتا۔ تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ عبادت نہیں۔“

(خطبات ناصر جلد اول صفحہ 320 آن لائن ایڈیشن)

پھر آپ فرماتے ہیں۔

” اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلٰى النَّبِيِّ اللّٰهُ تَعَالٰى نَبِيَّ اللّٰهُ تَعَالٰى نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی رحمت کا مہبط بنا دیا ہے ہر آن آپ پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں نازل ہو رہی ہیں ان رحمتوں کو دیکھ کر فرشتوں کے دل خدائی حمد سے بھر جاتے ہیں اور وہ خدا کی رحمتوں کے نتیجے میں جوش میں آتے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دعائیں کرنے لگ جاتے ہیں اور چونکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کو دیکھ کر فرشتے بھی (جو حقیقی انسان سے کم درجہ پر ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دعاؤں میں مشغول ہو جاتے ہیں اس لئے اے انسان! جسے ہم نے فرشتوں سے بھی افضل بنایا ہے تو بھی اس طرف متوجہ ہو۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا تم بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت کے نشانوں کو دیکھ کر اور اس نکتہ کو سمجھ کر کہ کوئی فیض روحانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق قائم کئے بغیر انسان حاصل نہیں کر سکتا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا شروع کرو آپ کے لئے دعائیں کرو اور آپ کے لئے سلامتی مانگو۔

غرض یہاں جماعت مومنین کو (جو ایک جسد اور ایک جسم بن گیا تھا) یہ کہا کہ ہر وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے رہو اور ہر آن آپ کے لئے دعاؤں میں مشغول رہو دوسری طرف مومنوں کو یہ خوشخبری دی کہ جب تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو گے اور آپ کے لئے دعاؤں میں مشغول رہو گے تو تم یہ دیکھو گے کہ هُوَ الَّذِي يُصَلِّيْ عَلَيْنَكُمْ وَ مَلَائِكَتُهُ اللّٰهُ تَعَالٰى کے فرشتے تمہارے لئے بھی دعائیں کرنے لگ جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں تم پر بھی نازل ہونی شروع ہو جائیں گی اور اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ جن ظلمات شیطانی سے تم اپنی کوشش اور مجاہدہ کے نتیجے میں نجات حاصل نہیں کر سکتے تھے جب خدا تعالیٰ کے فرشتوں کی دعائیں تمہاری دعاؤں کے ساتھ مل جائیں گی اور اس کے نتیجے میں خدا تعالیٰ کی رحمت نازل ہوگی تو تم ان ظلمات سے ان اندھیروں سے، ان جہالتوں سے نجات پا جاؤ گے اور ایک نور تمہیں عطا ہوگا۔“

(خطبات ناصر جلد 2 صفحہ 304)

سامعین! ایک مجلس عرفان میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ سے سوال کیا گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کہتے ہیں تو ہمیں صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کیوں کہنا ہوتا ہے؟

حضور نے فرمایا:

”اس لئے کہ یہ دعا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں اور اس دعا کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بے شمار رحمتیں اور سلامتیاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوں۔ اگر آپ یہ دعا نہ کریں تو وہ پھر بھی نازل ہونی ہی ہونی ہیں لیکن آپ کے دل میں جو یہ جذبہ ہے کہ میں دعا کروں وہ اس وجہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آپ پر بہت احسان ہے۔ ساری امت پر قیامت تک کے لئے ہر انسان پر احسان ہے۔ جس پر کوئی احسان کیا جائے وہ اور کچھ نہیں تو دعا تو دیتا ہے نا۔ پس درود پڑھنا اس بات کی علامت ہے ایک انسان کو اس بات کا شعور ہے احساس ہے کہ مجھ پر ایک احسان کرنے والے نے بہت احسان کئے ہیں۔ اس لئے میں کچھ اور نہیں تو دعا

ہی دے دوں۔ تو دعا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ویسے فائدہ نہیں پہنچ سکتا کیونکہ آپ کو پہلے ہی بے شمار برکتیں ملتی ہیں مگر جو دعا بھیجنے والا ہے اس کو فائدہ پہنچتا ہے۔ کیونکہ وہ خدا کے نزدیک ایک شریف اور شکر گزار انسان سمجھا جاتا ہے۔“

(مجلس عرفان مورخہ 24 مئی 1997ء)

سامعین! حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ کا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

”میں لاہور کے دفتر اکاؤنٹنٹ جنرل میں ملازم تھا۔ 1898ء کا یہ اس کے قریب کا واقعہ ہے کہ میں درود شریف کثرت سے پڑھتا تھا اور اس میں بہت لذت اور سرور حاصل کرتا تھا۔ انہی ایام میں میں نے ایک حدیث میں پڑھا کہ ایک صحابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں عرض کیا کہ میری ساری دعائیں درود شریف ہی ہو کریں گی۔ یہ حدیث پڑھ کر مجھے بھی پر زور خواہش پیدا ہوئی کہ میں بھی ایسا ہی کروں۔ چنانچہ ایک روز جبکہ قادیان آیا ہوا تھا اور مسجد مبارک میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا، میں نے عرض کیا کہ میری یہ خواہش ہے کہ میں اپنی تمام خواہشوں اور مرادوں کی بجائے اللہ تعالیٰ سے درود شریف ہی کی دعا مانگا کروں۔ حضور نے اس پر پسندیدگی کا اظہار فرمایا اور تمام حاضرین سمیت ہاتھ اٹھا کر اسی وقت میرے لئے دعا کی۔ کہتے ہیں تب سے میرا اس پر عمل ہے کہ اپنی تمام خواہشوں کو درود شریف کی دعا میں شامل کر کے اللہ تعالیٰ سے مانگتا ہوں۔“

(خطبات مسرور جلد اول صفحہ 297)

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ آخضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کی برکات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”قرآن کریم میں بے شمار احکام ہیں جن کے کرنے کا حکم ہے اور ان پر عمل کرنے کے نتیجے میں کیا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے بن جاؤ گے، اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے وارث ٹھہر گے، اللہ تعالیٰ کا قرب پانے والے بن جاؤ گے، جہنم سے بچائے جاؤ گے، جنت میں داخل ہو گے۔ یہاں یہ حکم ہے کہ یہ اتنا بڑا اور عظیم کام ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں کو بھی اس کام پر لگایا ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ خود بھی اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجتا ہے۔ اس لئے یہ ایسا عمل ہے جس کو کر کے تم اُس عمل کی پیروی کر رہے ہو یا اس کام کی پیروی کر رہے ہو جو خدا تعالیٰ کا فعل ہے۔ تو جب اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے حکموں پر عمل کرنے سے اتنے بڑے اجر سے نوازتا ہے تو اس کام کے کرنے سے جو خود خدا تعالیٰ کرتا ہے کس قدر نوازے گا۔ اور یہ یقیناً خالص ہو کر بھیجا گیا درود اُمت کی اصلاح کا باعث بھی بنے گا۔ اُمت کو رسوائی سے بچانے کا باعث بھی بنے گا۔ ہماری اصلاح کا باعث بھی بنے گا۔ اور ہماری دعاؤں کی قبولیت کا بھی ذریعہ بنے گا۔ ہمیں دجال کے فتنوں سے بچانے کا ذریعہ بھی بنے گا۔“

پھر آپ ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”حدیث میں آیا ہے کہ جو ایک ہزار مرتبہ کرتا ہے اس کا مطلب ہے کہ جتنا زیادہ سے زیادہ کرتا ہے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی بعض لوگوں کو تعداد بتائی۔ کسی کو سات سو دفعہ روزانہ پڑھنا یا گیارہ سو دفعہ پڑھنا بتایا۔ تو یہ حکم ہر شخص کے اپنے حالات اور معیار کے مطابق ہے، بدلتا رہتا ہے۔ بہر حال یہ درود شریف ہمیں پڑھنا چاہئے اس لئے میں نے جو بلی کی دعاؤں میں بھی ایک تو وہ حضرت مسیح موعود کی الہامی دعا ہے سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ۔ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ۔ اس کے علاوہ میں نے کہا تھا کہ درود شریف بھی پورا پڑھا جائے تو اس لئے کہا تھا کہ اصل درود شریف جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا اس کو ہمیں اپنی دعاؤں میں ضرور شامل رکھنا چاہئے۔ لیکن وہی بات جس طرح حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ اتنا ڈوب کر پڑھیں کہ ایک خاص کیفیت پیدا ہو جائے اور جب اس طرح ہو گا تو پھر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بن رہے ہوں گے۔“

(خطبہ جمعہ بیان فرماوہ 24 فروری 2006ء)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَعَلَىٰ آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَبِيدٌ مَّجِيدٌ
اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَعَلَىٰ آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَبِيدٌ مَّجِيدٌ

(کمپوزڈ: مسز عائشہ چوہدری۔ جرمنی)

